FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 2 مئی 2016ء 24 رجب 1437 ہجری 2 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 99

شعلۂ نور

میجر آرتھر گلین لینارڈ (Major Arthur Glyn Leonard) رسول کریم ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں:

خدا ایک شعلہ تھا، ایک ایسا شعلہ جو زندگی کی چنگاری تھا، اور یہ عاجز اور ایماندار عرب کا تاجر (محمد ﷺ) وہ تنکا تھا (جس نے اس شعلہ کو قبول کیا) وہ بیس سال تک خاموشی سے ایک انگارے کی طرح سلگتا رہا اور بالآخر خدا نے اسے روشن کر دیا۔

(Islam her moral and spiritual value by Major Arthur Glyn , London Luzac & Co 46,Great Russell Street 1909, Pg:38)

مناقب عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

میرا ولی تو اللہ ہے:

حضرت عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے والد کی اولاد میرے اولیاء اور دوست نہیں۔ میرا ولی تو صرف اللہ ہے اور وہ مومن جو صالحین ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب تبل الرحم ببلا لها حدیث 5531)

میں خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتا:

صلح حدیبیہ کی بظاہر مسلمانوں کے مخالف شرائط دیکھ کر حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ سے کہنے لگے کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں حق پر ہیں۔ عرض کیا پھر ہم باطل سے دب کر صلح کیوں کر رہے ہیں؟ کیا آپؐ نے ہمیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن سے طواف کریں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال طواف کریں گے؟ ''میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ ہم امن کے ساتھ طواف کریں گے''۔ پھر فرمایا کہ ''میں خدا کا رسول ہوں اور خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتا اور وہی میرا ساتھی اور مددگار ہے۔'' حضرت عمرؓ کو بعد میں اپنے ان سوالات کی وجہ سے بہت ندامت ہوتی تھی۔ اس کی تلافی کے طور پر انہوں نے بہت صدقہ اور خیرات بھی کیا۔
(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد حدیث 2529)

سچا وسیلہ:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی (کلمات) دہراتے جاؤ جو وہ کہہ رہا ہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے شایان شان ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا اور جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگی، اس کے لئے شفاعت حلال ہوگئی۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ)

بہترین خاندان:

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور ان میں سے دو بہترین فریقوں میں مجھے پیدا فرمایا۔ پھر بعض قبائل کو چنا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان میں سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ)

سب سے آگے:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم سب سے پیچھے آنے والے ہیں مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب ملی۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب فرض الجمعة حدیث نمبر:827)

مقابلہ مضمون نویسی

مجلس انصاراللہ پاکستان کی شوریٰ کے مطابق یہ سال ''خلافت سے وابستگی اور استحکام'' کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اس حوالہ سے قیادت تربیت کے تحت انصار میں اسی عنوان پر ایک مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جا رہا ہے جو کم از کم 10 ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ انصار سے اس اہم موضوع پر قلم اٹھانے کی درخواست ہے۔ ہر علاقہ، ضلع اور زعامت علیاء کی طرف سے کم از کم ایک مضمون بھجوانا کم سے کم ٹارگٹ ہے۔ مرکز بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2016ء ہے۔ اول، دوم اور سوم آنے والے انصار کو بالترتیب 5 ہزار، 3 ہزار اور 2 ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔
(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیات امانت نمبر 455003 بمد امداد مستحقین گندم معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال فرمائیں۔
(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت

سوال وجواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 18 مارچ 2016ء

س: حضور انور نے تربیت اولاد کی بابت والدین کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صرف نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ زیادہ سختی بات بات پر بلاوجہ اور بغیر دلیل کے روکنا ٹوکنا بچوں کو باغی بنا دیتا ہے اور پھر وہ ایک عمر کے بعد جائز بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح بچے کی ہر معاملے میں ناجائز طرفداری بھی بچوں کی تربیت پر برا اثر ڈالتی ہے۔ خاص طور پر ایسی عمر کے بچے جو بچپن سے نکل کر نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوں ان کو والدین کے خاص طور پر باپوں کے رویے خراب کرتے ہیں۔ پس ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کیلئے دلیل سے بات کرنی چاہئے اور خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ بچوں پر صرف اپنے محدود ماحول کا ہی اثر نہیں ہے بلکہ پورے ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری دنیا کے ماحول کا اثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے کہاں سختی کرنی ہے کس طرح سمجھانا ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے طوطے کے شکار کے حوالے سے اپنا کون سا واقعہ بیان فرمایا اور کیا سبق دیا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ! میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کیلئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کیلئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سے کان لذت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حِس کیلئے نعمتیں پیدا کی ہیں۔ دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ درخت پر بیٹھا ہوا دیکھنے والوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہوگا۔

س: طیب کی تعریف بیان کریں۔

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے حلال کا بھی حکم دیا طیب کا بھی حکم دیا۔ طیب کی تعریف بعض جگہ بدل بھی جاتی ہے۔ پس جو جانور یا پرندے دوسرے مفید کاموں میں استعمال ہو رہے ہوں یا وہاں دوسری جگہ فائدہ پہنچا رہے ہوں ان میں سے بعض حلال ہونے کے باوجود طیب نہیں رہتے کیونکہ ان کے گوشت کھانے سے زیادہ فائدہ دوسری جگہ پر ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کی تصویر کھنچوانے کا کیا مقصد بیان ہوا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک پوسٹ کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس میں واٹس ایپ پر میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ کارڈ نکال کر پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں **جو حضرت مسیح موعود کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود کی نہیں ہے یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔** اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔

س: سینما اور بائی سکوپ کے صحیح یا غلط ہونے کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ سینما اور بائی سکوپ کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ سینما یا بائی سکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں برا ہے صحیح نہیں۔ فونوگراف خود حضرت مسیح موعود نے سنا ہے بلکہ اس کے لئے خود آپ نے ایک نظم لکھی اور پڑھوائی اور پھر یہاں کے ہندوؤں کو بلوا کر وہ نظم سنائی۔ یہ وہ نظم ہے جس کا ایک شعر یہ ہے کہ!

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ اس زمانے میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر دعوت الی اللہ یا تعلیم کیلئے ہو اور اس میں کوئی تماشا وغیرہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں نہ بدعات ہیں لیکن ان کا غلط استعمال بدعت بنا دیتا ہے۔

س: علاج کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا اور اس حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا قاعدہ تھا اور خود میں بھی جب 1918ء میں بیمار ہوا ہوں تو میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ طبیب اور ڈاکٹر سب جمع کر لئے اور ڈاکٹروں کی دوائی بھی کھاتا تھا اور طبیبوں کی بھی کیا معلوم اللہ تعالیٰ کس سے فائدہ دے دے۔ بعض دفعہ عام جڑی بوٹیوں کا علاج کرنے والے لوگ باقاعدہ طبیب بھی نہیں بعض نسخے ان کے پاس آجاتے ہیں اور وہ بہترین علاج کرتے ہیں۔ وہاں جہاں بعض دفعہ ڈاکٹر فیل ہو جاتے ہیں کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا وہاں ان کے یہ علاج کام آجاتے ہیں۔ اب ایسے ماہرین موجود ہیں جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو اس سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہوسکتے ہیں۔ زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریسرچ کروائی جائے ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے نسخے آگے جاری رکھیں۔ لیکن تیسری دنیا کے ملکوں میں ان کے جاننے والے چونکہ انہیں زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے اس لئے وہ ترقی نہیں کر رہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ایک نائی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا ہے اور اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ ایک نائی تھا جسے ایسی مرہم کا علم تھا جس سے بڑے بڑے خراب زخم بھی اچھے ہو جاتے تھے۔ اس کا بیٹا اس کا نسخہ پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ اس کے جاننے والے دنیا میں دو نہیں ہونے چاہئیں۔ پس میرے پاس ہے علم یہیں رہے گا۔ آخر وہ بوڑھا ہو گیا اور سخت بیمار ہوا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ اب تو بتا دیں۔ زندگی کا پتا کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر تم سمجھتے ہو کہ میں مرنے لگا ہوں تو بتا دیتا ہوں مگر پھر کہنے لگا کہ کیا پتا میں اچھا ہی ہو جاؤں اس لئے پھر بتانے سے رک گیا اور چند گھنٹوں کے بعد اس کی جان نکل گئی اور اس کا بیٹا بیچارہ پوچھتا رہ گیا فن سے محروم رہ گیا۔ بخل ترقی کا نہیں بلکہ ذلت و رسوائی کا موجب بنتا ہے اس لئے علم کے معاملے میں بخل نہیں کرنا چاہئے اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

س: پردہ کرنے کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ الا ما ظَھَر منھا کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو (یعنی بناوٹ یہ نہیں کہ ظاہری بناوٹ بلکہ جسم کی بناوٹ) جیسے قد ہے کہ یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کو چھپانا ناممکن ہے اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے ڈاکٹر کو دکھانا پڑے تو وہ بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ پھر یہ مجبوری کام کے لحاظ سے بھی ہوسکتی ہے جیسے زمیندار گھرانوں کی عورتوں کے گزارے ہی نہیں ہو سکتے اگر وہ کام نہ کریں جب تک وہ کاروبار میں مردوں کی امداد نہ کریں۔ تو یہ تمام چیزیں الا ما ظھر منھا۔ میں شامل ہیں۔ پس دین حق نے آزادی بھی قائم کی ہے اور حدود بھی قائم کی ہیں کھلی چھٹی نہیں دے دی۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے اجازت ہے کہ پردے کو کم کیا جا سکتا ہے کم معیار کا کیا جا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی بلاوجہ کوئی ناجائز طور پر اسلامی حکموں کو چھوڑنا اس سے بھی منع فرمایا ہے۔

س: امام کی آواز پر لبیک کہنے کی بابت حضرت مصلح موعود کا بیان درج کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہے۔ اگر نماز پڑھ رہا ہو تو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔

س: حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کو کس اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے؟

ج: ایک اہم بات جس کی طرف حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی تھی۔ کہ مومن درحقیقت زیادہ ترغیب کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور اشارے کو سمجھ کر وہ ایسے جوش سے کام کرتا ہے کہ بعض لوگوں کو دیوانگی کا شبہ ہونے لگتا ہے اس لئے جتنے کامل مؤمن دنیا میں ہوئے انہیں لوگوں نے پاگل کہا۔ حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ بات کرتے کرتے بعض دفعہ جوش میں اپنی رانوں کی طرف یوں ہاتھ لاتے جیسے کسی کو بلا رہے ہوں یا بلایا جاتا ہے تو ایک دفعہ مولوی یار محمد صاحب کود کر حضرت مسیح موعود کے پاس جا بیٹھے۔ بعد میں کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے تو وہ کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود نے یوں اشارہ کیا تھا اور یہ اشارہ میری طرف تھا کہ تم آگے آ جاؤ۔ پس محبت کا دیوانہ غیر اشارے کو بھی اپنے لئے اشارہ سمجھتا ہے تو آپ نصیحت فرماتے ہیں جماعت کو کہ جو قوم خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے والی ہو وہ صحیح اشارے کو کیوں نہیں سمجھتی کہ اس کیلئے کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے واضح طور پر احکامات دیتا ہے اور آپ کا مسیح احکامات دیتا ہے اور اس پر توجہ نہیں دیتے۔ پس اس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ کے حکموں اور اشاروں کو ہم سمجھتے ہیں۔

س: داڑھی منڈوانے کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے عرض کیا کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگ داڑھیاں منڈواتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اصل چیز تو محبت الٰہی ہے جب ان لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے گی تب خود بخود یہ لوگ ہماری نقل کرنے لگ جائیں گے۔

س: حضور انور نے کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم عبدالنور جابی صاحب آف سیریا۔

آج UK اور کینیڈا کی شاہد کلاس کا Convocation ہے۔ چھٹی کلاس شاہد پاس کر کے کینیڈا سے نکلی ہے اور UK کے جامعہ احمدیہ کی چوتھی ہے

اب آپ ایک مربی کے طور پہ کام کرنے والے ہیں اور آپ کو مربی بننے کی روح کو سمجھنے کی ضرورت ہوگی کہ مربی کا کیا کام ہے؟ آپ کا کام دنیا کو خدا تعالیٰ سے ملانا ہے اور انسانوں کا حق ادا کرتے ہوئے ان کی روحانی اور مادی زندگی کے سامان پیدا کرنا ہے

یاد رکھیں کہ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا پیار کس طرح حاصل کرنا ہے اور پھر دوسروں میں یہ بات ڈالنی ہے کہ خدا تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا ہے اور اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش ہمیں کرنی چاہئے۔ پس عملی میدان میں آ کر خدا تعالیٰ سے تعلق میں پہلے سے بڑھ کر آپ لوگ کوشش کریں۔ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ آپ کی عبادتیں بھی اس معیار پر ہونی چاہئیں جہاں آپ کو خدا تعالیٰ سے وفا اور صدق اور اخلاص کے یہ معیار نظر آتے ہوں۔ آپ کو نظر آتا ہو کہ آپ خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہیں۔ وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے اور اس میں مستقل مزاجی سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کو ادا کرتے چلے جانا ہے اور اپنے معیار تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ ہم نے اپنے اندر عاجزی اور قربانی کی روح نہ صرف بڑھانی ہے بلکہ جہاں بھی موقع ملے بڑھ چڑھ کر آپ نے اس میں حصہ لینے کی کوشش کرنی ہے۔ یہی ایک مربی کی ترجیحات ہونی چاہئیں کہ اس نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور خالص وفادار ہو کر تعلق پیدا کرنا ہے

قرآن کریم آپ کے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔ ضابطہ حیات ہے۔ دعوت الی اللہ کی گائیڈ بک ہے۔ تربیت کے لئے ایک معیار ہے۔ اس کو ہمیشہ پڑھیں اور اس پہ غور کریں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ہونا چاہئے۔ پھر اس میں سے نوٹس تیار کریں۔ اس میں سے نکات نکالیں جو آپ کے تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کاموں میں کام آئیں۔ تیز الہام پیدا کرنے کی کوشش کریں اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں پیدا ہوتی ہے

آپ نے افراد جماعت میں یہ بات پیدا کرنی ہے کہ اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کس طرح کی جاتی ہے۔ کہاں کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک یوکے اور کینیڈا کے جامعات سے جو بھی مربیان بن کر نکلے ہیں وہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے راحت کا باعث بنے ہیں اور ان کو دیکھ کے مجھے خوشی ہوتی ہے

نوجوانوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ آئندہ ذمہ داری نوجوانوں نے اٹھانی ہے۔ آپ لوگوں نے، نوجوان مربیان نے ان نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملانا ہے تا کہ جماعت کی ترقی کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں تا کہ ہمیں جماعت میں ہر طبقے میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے اور ایمان پر پختگی سے قائم رہنے والے ملتے رہیں۔ آپ لوگوں نے نوجوانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ تم جماعت کا حصہ ہو اور بڑا اہم حصہ ہو

دنیا اس وقت خدا کو بھول رہی ھے آپ لوگوں نے جہاں بھی آپ ہوں اللہ تعالیٰ کی پہچان کروانی ھے. مخلوق کو خدا سے ملانا ھے اور وہ اسی وقت ہوگا جب آپ خود اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے. پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں

یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر مربی میدان عمل میں یا جہاں بھی وہ ہے وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے اور آپ لوگوں نے اس کا دست و بازو بن کے رہنا ہے

ہر کلاس جو نکلتی ہے اس کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ کے چیلنجز پہلوں سے زیادہ بڑے ہیں۔ ان کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتے

تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔ فرمودہ 16 جنوری 2016ء بمقام جامعہ احمدیہ یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج یوکے (UK) اور کینیڈا کی شاہد کلاس کے فارغ التحصیل طلباء کا Convocation ہے۔ چھٹی کلاس شاہد پاس کر کے کینیڈا سے نکلی ہے اور یوکے (UK) کے جامعہ احمدیہ کی چوتھی ہے۔ اب آپ کا پڑھائی کا دور تو ایک لحاظ سے ختم ہوگیا۔ وہ جو پڑھائی تھی جس میں آپ نے کلاسیں attend کرنی تھیں، امتحان دینے تھے اور پھر اگلی کلاسوں میں جانے کے لئے آپ کی، ہر ایک کی جستجو ہوتی تھی یہ دور اب ختم ہوا۔ اب آپ عملی زندگی میں قدم رکھنے کے لئے تیار ہوئے ہیں اور عملی زندگی میں آپ کو مختلف جگہوں پر کام کرنا پڑے گا۔ بعض اپنے اپنے ممالک میں مشنری کے طور پر بھیجے جائیں گے۔ بعض کو پھر دوسرے ملک میں مشنری کے طور پر بھیجا جائے گا۔ بعضوں کو بعض دفاتر میں لگایا جائے گا۔ بہرحال اس عملی زندگی میں اب آپ کا ایک نیا دور شروع ہوگا اور اس نئے دور میں آپ کو اپنے رویوں کو، اپنی حالتوں کو اس سے مختلف کرنا ہوگا جو بحیثیت طالبعلم آپ کی تھیں۔ اب آپ ایک مربی اور ایک (-) کے طور پہ کام کرنے والے ہیں اور آپ کو مربی اور (-) بننے کی روح کو سمجھنے کی ضرورت ہوگی کہ مربی کا کیا کام ہے اور (-) کا کیا کام ہے؟ چاہے کسی بھی دفتر میں آپ کو لگایا جائے تب بھی آپ کی حیثیت جو مربی کی ہے وہ ہر جگہ قائم ہے۔ دنیا میں مختلف پیشوں میں لوگ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بنتے ہیں، انجینئر بنتے ہیں، سائنٹسٹ بنتے ہیں، وکیل بنتے ہیں، استاد بنتے ہیں۔ لیکن ان کا ایک محدود ماحول ہے۔ اس محدود ماحول کے اندر انہوں نے رہ کر کام کرنا ہے جبکہ آپ کا ماحول اور آپ کا میدان بہت وسیع ہے۔ آپ کی جو تعلیم تربیت ہوئی اس کے عملی اظہار کا اب جو وقت ہے وہ دوسروں سے مختلف ہے اور نہ صرف مختلف ہے بلکہ آپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

آپ کا کام دنیا کو خدا تعالیٰ سے ملانا ہے اور انسانوں کا حق ادا کرتے ہوئے ان کی روحانی اور مادی زندگی کے سامان پیدا کرنا ہے اور یہ ایسے دو عظیم کام ہیں جو اگر انسان سوچے تو خوف سے کانپ جانا چاہئے۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ کام آپ نے جو سات سال جامعہ میں گزارے اور جو تعلیم حاصل کی صرف اسی پر بناء رکھتے ہوئے نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے آپ کو اس نئے دَور میں نئی سوچوں کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔ اس کے لئے آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

آپ عام معلم اور استاد نہیں ہیں۔ عام مربی نہیں ہیں کہ جس نے لوگوں کی تربیت کر دینی ہے۔ کسی سکول کے استاد نہیں بننے لگے کہ جہاں جا کے آپ نے صرف پڑھایا اور بس معاملہ ختم ہو گیا بلکہ آپ کا میدان جیسا کہ میں نے کہا بہت وسیع میدان ہے۔ بہت سارے استاد ہیں جو دنیا میں سکولوں میں پڑھاتے ہیں، دینیات بھی پڑھاتے ہیں، اسلامیات بھی پڑھاتے ہیں۔ ان کے سپرد ڈسپلن کا کام بھی ہوتا ہے، تربیت بھی کرتے ہیں۔ پھر بہت سارے لوگ ہیں جو میدان عمل میں دنیا میں امن کے لئے کوششیں بھی کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لیڈر سمجھے جاتے ہیں اور ان کو دنیا میں بڑا پسند کیا جاتا ہے۔ ہیومن رائٹس ایکٹیویسٹس (Human Rights activists) ہیں، دوسرے حقوق کے علمبردار ہیں۔ یہ سب ہیں لیکن نہ ہی ان استادوں کو جو سکولوں میں پڑھا رہے ہیں، جو کالجوں میں پڑھا رہے ہیں، یونیورسٹی میں پڑھا رہے ہیں، جو علم پھیلا رہے ہیں اور نہ ہی ان لوگوں کو جو امن پھیلانے کی کوششیں کر رہے ہیں یا کم از کم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم امن پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ پتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار کیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کرنا ہے؟ یہ بہت اہم بات ہے۔ اس کا ادراک صرف احمدی مربی اور (-) کو ہو سکتا ہے۔ گو ہر احمدی کو ہونا چاہئے اور ہو سکتا ہے لیکن سب سے زیادہ آپ لوگوں کو ہونا چاہئے اور ہو سکتا ہے کیونکہ آپ نے کم از کم اس تعلیم کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جس میں آگے چل کر ان باتوں کے ادراک میں مزید وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

پس یاد رکھیں کہ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا پیار کس طرح حاصل کرنا ہے اور پھر دوسروں میں یہ بات ڈالنی ہے کہ خدا تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا ہے اور اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے کتنی کوشش ہمیں کرنی چاہئے۔ تبھی ہماری یہ دنیا بھی سنور سکتی ہے اور عاقبت بھی سنور سکتی ہے۔ اپنوں کی تربیت بھی آپ نے کرنی ہے۔ غیروں تک بھی پیغام حق پہنچانا ہے اور ان کو حقیقی (دین) سے آشنا کروانا ہے۔ پس عملی میدان میں آ کر خدا تعالیٰ سے تعلق میں پہلے سے بڑھ کر آپ لوگ کوشش کریں۔ اس کے لئے بہت چیزیں ضروری ہیں۔ فرائض تو ہیں ہی ہیں، عبادتیں، جو فرض عبادتیں ہیں، نمازیں ہیں وہ تو ہیں ہی ہیں۔ نوافل کی طرف بھی توجہ دیں۔ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔

عبادتیں ہی ایک ایسا ذریعہ ہیں جس سے آپ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھ سکتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق کا وہ ادراک پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ سے ایک کامل تعلق رکھنے والے کو پیدا کرنا چاہئے۔ انسان کبھی کامل نہیں بن سکتا۔ دنیا میں ایک ہی کامل انسان پیدا ہوا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے اُسوہ حسنہ پر چلو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی قرآن کریم میں بتایا کہ باقی انبیاء بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ مثال دی فرمایا کہ...... (النجم:38) کہ ابراہیم وہ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے وفا کی۔ پس یہ بات یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے لئے آپ لوگوں نے اس کا مصداق بننے کی کوشش کرنی ہے۔ وفا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ وفا میں بڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق میں بڑھنا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے''۔ پس آپ کی عبادتیں بھی اس معیار پر ہونی چاہئیں جہاں آپ کو خدا تعالیٰ سے وفا اور صدق اور اخلاص کے یہ معیار نظر آتے ہوں۔ آپ کو نظر آتا ہو کہ آپ خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ ''جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی''۔

پس یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ اعزاز ملا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کریم میں بیان فرمایا تو یہ معمولی بات نہیں تھی۔ صدق اخلاص دکھانا، اس حد تک وفا میں چلے جانا جو اپنے اوپر ایک موت وارد کر لے یہ بہت بڑی بات ہے اور ہر مربی اور (-) کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیزیں ہم نے حاصل کرنی ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اپنی ساری لذتوں اور ساری شوکتوں پر ہر وقت پانی پھیرنے کو تیار ہو۔ یہ نہیں ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر اپنی اَنائیں بھڑک جائیں۔ اگر اپنی اَنائیں بھڑک رہی ہوں، اگر اپنی تربیت صحیح نہ ہو تو دوسروں کی تربیت کس طرح کر سکیں گے۔ اگر اپنا اَنا کا سوال ہو تو دوسروں کو پیغام حق کس طرح پہنچا سکیں گے۔ اگر اپنی تکلیفوں کا خیال ہو یا اپنی ذلتوں کا خیال ہو تو کس طرح تربیت اور (دعوت الی اللہ) کے کام ہو سکتے ہیں۔ پس ان کاموں کو کرنے کے لئے جہاں اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں وہاں یہ یاد رکھیں کہ وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے اور اس میں مستقل مزاجی سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کو ادا کرتے چلے جانا ہے اور اپنے معیار تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانا ہے۔ ہم نے اپنے اندر عاجزی اور قربانی کی روح نہ صرف بڑھانی ہے بلکہ جہاں بھی موقع ملے آپ نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کرنی ہے۔

کبھی یہ سوال نہ اٹھنا چاہئے کہ اب میں میدان عمل میں آ گیا ہوں۔ فلاں مربی اور فلاں (-) کو فلاں فلاں سہولتیں میسر ہیں مجھے بھی ملیں گی تو میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ ہمارے پرانے (مربیان) تھے افریقہ میں ایسے مربیان اور (-) رہے ہیں جہاں کوئی سہولت نہیں تھی۔ آج گیمبیا کے لڑکے ہمارے سامنے بیٹھے ہیں۔ تین یہاں سے پاس ہوئے ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب نے مجھے خود بتایا کہ گیمبیا میں حالات ایسے تھے۔ وہ گیمبیا میں بڑا لمبا عرصہ رہے ہیں، فلسطین میں بھی رہے ہیں کہ الاؤنس ختم ہو جاتا تھا یا اتنا ہوتا نہیں تھا کہ کوئی گزارہ کر سکیں تو بازار سے بریڈ (Bread) خرید کے رکھ لیا کرتے تھے۔ بعض دفعہ یہ ہوتا تھا کہ پیسہ نہیں ہے تو وہی پرانے ٹکڑے بچا لیتے تھے اور ان کو پانی میں بھگو کے کھایا کرتے تھے۔ یہ عاجزی اور یہ قربانی تھی جو اُن لوگوں نے دی۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے سہولتیں مہیا فرمائی ہیں اور جماعت خیال رکھتی ہے لیکن مطالبہ کسی کی طرف سے نہیں ہونا چاہئے۔ عاجزی کی راہیں جو ہیں وہ نہیں بھولنی چاہئیں۔ اپنی اناؤں کے دام میں گرفتار نہیں ہونا چاہئے۔

پس یہ یاد رکھیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ وفا ہو گی تو عبادتیں بھی قبول ہوں گی۔ عبادتوں کے ساتھ ساتھ اس وفا کی وجہ سے عاجزی بھی پیدا ہو گی اور اسی وجہ سے پھر آگے انسان روحانیت میں بھی ترقی کرتا چلا جائے گا اور روحانیت کی ترقی ہی پھر مزید عبادتوں کی طرف مائل کرتی چلی جائے گی اور یہی ایک مربی اور (-) کی ترجیحات ہونی چاہئیں کہ اس نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور خالص وفادار ہو کر تعلق پیدا کرنا ہے۔ اپنی عزت اور اپنے نام اور نمود اور شوکت کی کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں کرنی۔ ہر وقت ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ پس یہ خاص نکتہ ہمیشہ ہر ایک کے ذہن میں ہونا چاہئے۔

پھر عبادتوں کے ساتھ ساتھ اس کا ادراک پیدا کرنے کے لئے کہ وفا کیا چیز ہے اور کس طرح حاصل کرنی ہے قرآن کریم کا باقاعدگی سے مطالعہ ہے، اس پر غور ہے۔ یہاں سے آپ کو بہت ساری باتیں پتا لگیں گی کہ وفا کے معیار ہم نے کس طرح قائم کرنے ہیں۔ عاجزی کے معیار ہم نے کس طرح قائم کرنے ہیں۔ اپنی شوکت اور شان کو کس طرح ہم نے بھلانا ہے اور خدا کی خاطر ہر ذلت اور رسوائی کو برداشت کرنے کے لئے کس طرح تیار ہونا ہے۔ کس طرح ہم نے دوسروں کی تربیت کرنی ہے۔ کس طرح ہم نے (دعوت الی اللہ) کے میدان میں آگے بڑھنا ہے۔ پس قرآن کریم آپ کے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔ ضابطہ حیات ہے۔ (دعوت الی اللہ) کی گائیڈ بک (Guide Book) ہے۔ تربیت کے لئے ایک معیار ہے۔ اس کو ہمیشہ پڑھیں اور اس پہ غور کریں۔ تفسیریں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ جب انسان کو، ذہن کو جلاء بخشتا ہے تو مزید نکات سامنے آتے ہیں۔ پس یہ چیز یاد رکھیں کہ قرآن کریم کا مطالعہ باقاعدہ آپ کے لئے ہونا چاہئے۔ ہر روز ہر دن اس تلاوت کے ساتھ ساتھ اس پہ غور کا بھی وقت نکالیں۔

پھر حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں۔ ان کا مطالعہ ہے۔ ان کا مطالعہ کریں۔ باقاعدگی سے مطالعہ ہونا چاہئے۔ پھر اس میں سے نوٹس تیار کریں۔ اس میں سے نکات نکالیں جو آپ کے تربیتی اور (دعوت الی اللہ کے) کاموں میں کام آئیں۔ جب تک آپ اس میں سے نوٹس نہیں بنائیں گے تو آپ صحیح طرح اس کی گہرائی تک نہیں جا سکتے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں علم عطا فرمایا ہے۔ پس اس علم کو حاصل کرنے کے لئے مسلسل محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جب یہ حاصل ہو گا تبھی جہاں آپ کا علم بڑھے گا جہاں ہر اس شخص کا علم بڑھتا ہے جو اس پہ غور کرتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی بڑھے گی۔ آپ کی زندگی کے بارے میں ادراک بھی حاصل ہو گا۔ (دین) کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چلے گا۔

پھر جو ایک اہم بات ہے اور اس زمانے میں بڑی ضروری ہے وہ خلافت سے تعلق اور کامل اطاعت ہے۔ اطاعت صرف عہد تک نہیں ہونی چاہئے بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا تھا عملی اطاعت ہو۔ اس طرح اپنے آپ کو پیش کرو جس طرح مردہ غسّال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ایک موقع پر فرمایا کہ اطاعت بڑی مشکل بات ہے۔ کہنے کو تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بڑے اطاعت گزار ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بہت مشکل بات ہے۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ بلکہ فرمایا جو پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔ آپ جو سلسلے کے محافظ ہیں، آپ جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے (دین حق) کی حقیقی تعلیم کے مطابق اپنوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور غیروں تک بھی (دین حق) کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اطاعت ایک انتہائی اہم نکتہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ فقرہ یاد رکھیں 'جو اطاعت نہیں کرتا وہ سلسلے کو بدنام کرتا ہے'۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ جس طرح زندہ آدمی کی کھال اتاری جاتی ہے ویسی ہی اطاعت ہونی چاہئے۔ اب زندہ آدمی کی کھال معمولی بات نہیں ہے۔ ذرا سا ہماری انگلی پہ زخم آ جائے یا ذرا سی کھال اتر جائے یا جھریٹ آ جائے تو تکلیف ہوتی ہے کجا یہ کہ کھال اتاری جائے۔ اور کھال اتارنے میں جو تکلیف ہوتی ہے بڑی شدید تکلیف ہوتی ہے۔ مستقل رہنے والی تکلیف ہے۔ اس میں بڑی جلن ہوتی ہے۔ فرمایا کہ اطاعت کرنے سے بعض دفعہ اس طرح تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن تم نے یہ تکلیف برداشت کرنی ہے اور اطاعت کرنی ہے۔ اور جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ تربیت اور (دعوت الی اللہ) کا کام کریں گے اور اپنے آپ کو ہر قربانی کے لئے صف اوّل میں شامل کرنے کا عہد کرتے ہیں جب تک وہ اس پر عمل نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ جب عملی میدان میں آپ جائیں گے تو اس کی مزید اہمیت آپ کو پتا چلے گی۔ جب دوسروں سے آپ اطاعت کی توقع رکھیں گے تو پھر آپ کو سوچنا ہو گا کہ اطاعت کے

آپ کے اپنے معیار کیا ہیں۔ تب آپ کو خیال ہوگا کہ حقیقی اطاعت کیا چیز ہے؟

ایک طالبعلم نے مجھے لکھا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں نے اب کامل اطاعت کرنی ہے اور کوئی کسی قسم کی حیل و حجت نہیں کرنی۔ جامعہ میں خطبے سے دس منٹ پہلے ہمیں یہاں آنے کا حکم ہوتا ہے تا کہ وقت پہ سارے حاضر ہو جائیں اور خطبہ سنا جائے لیکن مَیں عین موقع پہ آیا کرتا تھا۔ گو خطبہ بھی ضائع نہیں کیا۔ لیکن اب میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جس طرح حکم ہے اسی طرح کروں گا اور دس منٹ پہلے آیا کروں گا۔ اسی طرح ساتھ یہ بھی لکھا کہ گو میں وقت پہ آتا ہوں اور خطبہ پورا سنتا ہوں اور منطقی طور پر میں نہیں سمجھتا اس میں کوئی حرج ہے۔

پھر انٹرنیٹ کا استعمال ہے اس سے کیونکہ میں نیک باتیں پڑھتا ہوں اور سنتا ہوں اس لئے اگر مجھے اس کے بارے میں منع بھی کیا جاتا ہے تو اس کے باوجود میں کرتا ہوں۔ گو میں اطاعت کروں گا لیکن منطقی طور پر میں اس کا حرج نہیں سمجھتا۔ یا فلاں کام میں کیا کرتا تھا اس میں مَیں نہیں سمجھتا کوئی حرج ہے کیونکہ وہ نیک کام ہے۔ ایک نیک کام کے بارے میں بھی یاد رکھیں کہ عمل صالح بھی اگر غلط وقت پر ہو تو اس کی نیکی نہیں ہوتی اس لئے ہر بات کو منطق کے معیار پر نہ پرکھا کریں۔ اگر ہر لڑکا یہی فیصلہ کرے کہ اس نے مثلاً خطبہ سننے وقت پر ہی آنا ہے تو ایک رش ہو جائے گا۔ دروازہ ایک ہے۔ لوگ بے تحاشا جمع ہو جائیں گے اور پھر اگر وقت پہ ن بھی لیتے ہیں تو رش کی وجہ سے ضرور دھکم پیل ہوگی یا اتنے آہستہ چلیں گے کہ اس میں سے کچھ وقت گزر جائے گا۔ اس لئے یہ دیکھا کریں کہ حالات کے مطابق انتظامیہ جو فیصلہ کرتی ہے وہ صحیح ہے اور اس کی تعمیل کرنی ہے کہ نہیں والی بات آپ نے نہیں کرنی۔ میں نے جیسا کہ کہا اگر ہر لڑکا یہ فیصلہ کرنے لگ جائے، جامعہ کے لڑکے بھی سن رہے ہیں کہ میں نے وقت پہ آنا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں تو پھر حرج ہونا شروع ہو جائے گا۔ خطبہ بھی ضائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ رش بھی پڑ جائے گی۔ اگر ہر چیز کو منطق پہ ہی پرکھنا ہے تو اس لڑکے کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ جنگ اُحد میں مسلمانوں کا درہ خالی کرنا جو تھا اس میں منطقی لحاظ سے کوئی حرج نہیں۔ وہ دیکھ چکے تھے کہ دشمن دوڑ چکا ہے۔ میدان خالی ہو چکا ہے اور اب کوئی وجہ نہیں کہ یہاں درہ میں کھڑا ہوا جائے۔ لیکن جو اطاعت کا مفہوم جانتے تھے جن کو پتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چاہے ہو جائے تمہیں درہ خالی نہیں کرنا وہ کھڑے رہے۔ دوسرے چلے گئے اور وہاں کمزوری پیدا ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا جو درہ کی حفاظت کے لئے چند رہ گئے تھے وہ بھی مارے گئے۔ مسلمانوں کو جنگ میں نقصان بھی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زخم آئے۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ جلد 2 صفحہ 403 و 411 تا 413 غزوۃ احد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء) تو ہر چیز کو اگر منطق سے ہی دیکھا جائے یا عقل کا استعمال کرلیا جائے اور اطاعت نہ کی جائے تو پھر نقصان ہو جاتا ہے۔

اس منطق کے ضمن میں ہی ایک لطیفہ بھی سنا دوں۔ بعض لوگ منطق کی بڑی باتیں کرتے ہیں۔

ایک شخص جو اپنے آپ کو یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ، بڑا پڑھا لکھا سمجھتا تھا اور ماں بیچاری اَن پڑھ تھی۔ چھٹیوں میں گھر آیا تو ماں نے پوچھا کہ بیٹے کیا پڑھتے ہو؟ کھانے کی میز پہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا منطق۔ ماں نے کہا بتاؤ منطق کیا چیز ہے؟ اس نے کہا ایک اور ایک کو تین ثابت کرنا۔ خیر ماں کہتی ہے مجھے تو تمہاری حکمت کی سمجھ نہیں آتی کہ ایک اور ایک تین کس طرح ہو سکتے ہیں۔ لمبی بحث چلی گئی۔ باپ بھی بیٹھا تھا۔ کچھ عقل مند تھا۔ اس کو پتا تھا کہ بیٹے کو کس طرح سمجھانا ہے۔ کھانے کی میز پہ جیسا کہ مَیں نے کہا آگے ڈش میں دو بٹیرے پڑے ہوئے تھے یا کہہ لیں کہ چکن کے دو پیس (piece) پڑے ہوئے تھے۔ تو باپ نے ایک اٹھا کے اپنی پلیٹ میں رکھ لیا، ایک اس کی ماں کی پلیٹ میں رکھ دیا اور کہتا ہے بیٹا! تیسرا تم کھالو۔ تو منطق تو اس طرح بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر چیز کو منطق پہ نہ پرکھیں اور نہ عقل پہ پرکھیں۔ یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو۔

پس نیّرِ الہام پیدا کرنے کی کوشش کریں اور وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھیں یہ ایک ایسی بات ہے جسے میدان عمل میں پہلے آپ نے خود سمجھنا ہے، اس میں مزید ترقی کرنی ہے اور پھر دوسروں کو بھی سمجھانا ہے۔ آپ نے افراد جماعت میں یہ بات پیدا کرنی ہے کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کس طرح کی جاتی ہے۔ کہاں کی جاتی ہے۔ ہاں اگر بڑا جماعتی نقصان دیکھ رہے ہیں اور مقامی امیر کو توجہ دلانے کے باوجود اس پر توجہ نہیں ہو رہی اور جماعت کا نقصان ہے یا دین کا حرج ہو رہا ہے تو پھر خلیفۂ وقت کو اطلاع کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اگر یہ چیز جو میں سمجھ رہا ہوں غلط ہے اور یہاں اطاعت کے نام سے جماعت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو اس کی اصلاح کے جلد سامان پیدا کر دے۔ جب خلیفۂ وقت کو بھی اطلاع ہو جائے گی اور آپ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر رہے ہوں گے اور پھر وہی بات کہ جب اللہ سے تعلق ہوگا تو اللہ تعالیٰ پھر اصلاح کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا آپ مختلف علاقوں میں جائیں گے یا مختلف دفاتر میں جائیں گے جہاں جہاں بھی آپ کی پوسٹنگ ہوگی وہاں آپ اپنی پہچان پیدا کروائیں۔ پتا ہو کہ یہ مربیان سات سال کی تعلیم حاصل کر کے آئے ہیں اور صرف کتابیں پڑھ کر نہیں آ گئے۔ ان لوگوں میں شمار نہیں ہو گئے جنہوں نے صرف ایک کتابوں کا بوجھ لادا ہوتا ہے بلکہ حقیقت میں علم کو حاصل کر کے اس کو اپنے علم کو بڑھانے کی ایک سیڑھی سمجھا ہے اور پھر اس علم کو بڑھاتے چلے جائیں۔ جہاں بھی آپ موجود ہوں یہ احساس پیدا کروائیں کہ آپ کا علم محدود نہیں بلکہ اس میں ترقی کر رہے ہیں اور جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے وہ اس لئے حاصل کیا کہ جہاں آپ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں وہاں علم و معرفت میں بھی بڑھیں۔

حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا کہ ''میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کریں گے'' تو اس لئے کہ آپ نے وہ علم و معرفت ہمیں عطا بھی فرمائی۔ پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا آپ کی کتابوں سے علم و معرفت سیکھیں اور دینی لحاظ سے اپنے آپ کو ایسا ہتھیار بند کرلیں کہ کوئی مخالف، کوئی سوال کرنے والا آپ سے مایوس نہ ہو یا آپ کے مقابلے پر ٹھہر نہ سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک جو بھی یوکے (UK) اور کینیڈا کے جامعات سے مربیان بن کے نکلے ہیں، جرمنی کے جامعہ والے ابھی میدان عمل میں نہیں آئے، اس سال وہ بھی آ جائیں گے انشاء اللہ۔ لیکن بہرحال جو نکلے ہیں وہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے راحت کا باعث بنے ہیں۔ میرے مددگار بنے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ پس آپ لوگ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے ان معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ جائیں گے لوگوں کی آپ پر نظر ہوگی۔ ہر ایک آپ کو دیکھ رہا ہو گا۔ اب آپ مربی اور (-) کی حیثیت سے پہچانے جائیں گے۔ پہلے ایک طالبعلم کی حیثیت سے تھے۔ انسان غلطیاں کر جاتا ہے اور طالبعلمی کے زمانے میں بہت ساری غلطیاں ہو جاتی ہیں، لیکن جو بھی غلطیاں ہوتی تھیں، کوئی حرکت ہوتی تھی، تو انتظامیہ آپ کو اس بارے میں تنبیہ کر دیتی تھی اور ایک طالبعلم سمجھ کے معاف کر دی جاتی تھیں۔ اب آپ ان لوگوں میں شمار ہو رہے ہیں جو غلطیاں درست کرنے والے ہیں۔ اس لئے اصل امتحان اب آپ کا شروع ہوا ہے۔ پہلے جو سات سال آپ نے امتحان دیئے چھ مہینہ بعد دس بارہ یا شاید زیادہ سے زیادہ چودہ پرچے دے دیئے ہوں گے، اس سے زیادہ نہیں دیتے ہوں گے اور اتنے ہی نمبر لگانے والوں سے آپ کو واسطہ پڑتا رہا۔ اساتذہ سے واسطہ پڑتا رہا۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اب میدان عمل میں ہر روز ایک پرچہ آپ کے سامنے آئے گا یا آ سکتا ہے اور جس جماعت میں آپ ہوں گے پوری جماعت آپ کی ایگزامینر (examiner) ہے، امتحان لینے والی ہے اور پھر امتحان بھی ایسا جس میں آپ کا ہی امتحان نہیں ہے بلکہ آپ کے عمل اور آپ کے جوابوں سے، آپ کے طور طریقوں سے، آپ کے رویوں سے، آپ کے لباس سے، آپ کی بول چال سے دوسرے بھی امتحان میں پڑ سکتے ہیں بلکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ابتلاء میں پڑ سکتے ہیں۔ اب بچے کا وہ جواب ہمیشہ یاد رکھیں جس کو بزرگ نے کہا تھا کہ بارش میں تیز دوڑتے جا رہے ہو پھسل جاؤ گے، چوٹ لگ جائے گی۔ تو اس نے کہا تھا میرے گرنے سے تو مجھے چوٹ لگے گی، نقصان ہوگا لیکن آپ احتیاط کریں۔ آپ کے گرنے سے بہتوں کو چوٹ لگ جائے گی۔ پس یہ چیزیں ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہئیں اور اس کے لئے ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہم کسی کو ابتلاء یا امتحان میں ڈالنے کا باعث نہ بن جائیں۔

پھر نوجوانوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ آئندہ ذمہ داری نوجوانوں نے اٹھانی ہے۔ بعض دفعہ بعض جماعتوں میں بڑی عمر کے لوگ یا ایک عرصے سے خدمت کرنے والے لوگ جو اَب ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں جن کی سوچیں پکّی ہو گئی ہیں وہ نوجوانوں کو موقع نہیں دیتے کہ آگے آئیں اور نوجوان اس وجہ سے frustrate ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں نے، نوجوان مربیان نے، (-) نے ان نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملانا ہے تا کہ جماعت کی ترقی کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ تا کہ ہمیں جماعت میں ہر طبقے میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے اور ایمان پر پختگی سے قائم رہنے والے ملتے رہیں۔ آپ لوگوں نے نوجوانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ تم جماعت کا حصہ ہو اور بڑا اہم حصہ ہو۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ نوجوانوں کی تربیت کی طرف آپ نے بہت زیادہ توجہ دینی ہے۔ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اس کی جگالی کرتے رہیں کہ بہت بڑی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص کام کے لئے پیدا کیا ہے تبھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی کہ آپ جامعہ میں جائیں۔ بہت سارے واقفین نَو ہیں جن کو ماؤں نے، باپوں نے پیدائش سے پہلے وقف کیا لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جو جامعات میں آئے اور بہت سی بلکہ اکثریت ایسی ہے جو کسی رنگ میں بھی جماعت کے کام نہیں کر رہی۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ جامعہ احمدیہ میں آئے۔ پس اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ آپ کے ماں باپ کے عہد کو نہ صرف اُن کو نبھانے کی توفیق دی بلکہ اس کے بعد آپ کو بھی یہ توفیق دی کہ اپنے ماں باپ کے عہد کو نبھائیں۔ تلاوت بھی کی گئی ہے کہ امانتوں کی حفاظت کرنی ہے اور سب سے بڑی امانت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تم نے اس کی امانت لوٹانی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ نے ایک عہد کیا ہے کہ جو امانتیں میرے سپرد کی جائیں گی میں وہ امانتیں لوٹاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی امانتیں کیا ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا۔ دوسرے اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا اور آپ کا جو فیلڈ (field) ہے، آپ کا جو میدان عمل ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی امانتیں آپ اسی وقت لوٹا سکتے ہیں جب اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف لانے والا بنائیں گے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کروائیں گے۔ دنیا اس وقت خدا

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122998 میں Azra Parveen Khan

بنت Naeem ud Din khan قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cobtiam Kt11 Ijr ضلع و ملک یو کے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 46.750 گرام 1075 پونڈ سٹرلنگ اس وقت مجھے مبلغ 500 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Azra Parveen Khan گواہ شد نمبر1۔ Khuram Naseer s/o Naseer M. Khan گواہ شد نمبر2 Waseem A Q Khan s/o Ch. Naeem Ul din Khan

مسل نمبر 122999 میں Adeela Amber Ahmad

بنت Dr. Nasim Ahmad قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن London Sw 17 OHZ ضلع و ملک یو کے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جولائی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 پونڈ سٹرلنگ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Adeela Amber Ahamd گواہ شد نمبر1۔ Dr. Nasim Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Obaid s/o Ghulam Ahamd Sarfraz Ahmad s/o Nazir Ahamd

مسل نمبر 123000 میں Momina Nasr

بنت Nasrullah Nawir قوم...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Padang ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Momina Nasar گواہ شد نمبر1۔ Mudasyir Achmad s/o Naik Surbakti Late گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Nuri s/o Muhammad Durjani Late

مسل نمبر 123001 میں جری اللہ

ولد رفیع اللہ قوم مانگٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار 520 روپے ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جری اللہ گواہ شد نمبر1۔ نعیم اللہ خان ملہی ولد حفیظ اللہ خان گواہ شد نمبر2۔ عطاء المعین ولد نعیم احمد طاہر

مسل نمبر 123002 میں ذکیہ سفیر

زوجہ سفیر احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع و ملک Khanewal Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 30 ہزار روپے (2) پلاٹ 7 مرلہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ذکیہ سفیر گواہ شد نمبر1۔ نصیر احمد طارق ولد چوہدری غلام سرور گواہ شد نمبر2۔ تنویر احمد ولد نصیر احمد طارق

مسل نمبر 123003 میں شہزاد احمد

ولد منصور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شہزاد احمد گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر2۔ محمد یحیٰ بٹ ولد محمد سلیم بٹ

مسل نمبر 123004 میں نزہت طیبہ

زوجہ طارق الطاف قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chandar Kay Mangoly ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 4 تولہ 2 لاکھ روپے (2) حق مہر 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی ہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نزہت طیبہ گواہ شد نمبر1۔ اطہر احمد ولد طارق الطاف گواہ شد نمبر2۔ اظہر احمد ولد طارق الطاف

مسل نمبر 123005 میں کوثر پروین

زوجہ ناصر علی سیال قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 10 ہزار روپے (2) زیور 1 تولہ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ کوثر پروین گواہ شد نمبر1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر2۔ ناصر علی سیال ولد سرور بخش

مسل نمبر 123006 میں علی شایان

ولد محمد اشرف قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/3 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی شایان گواہ شد نمبر1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر2۔ نصیر احمد طارق ولد مولوی نواب الدین

مسل نمبر 123007 میں مسرت ظہیر

زوجہ ظہیر عباس قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/50 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 25 ہزار روپے (2) زیور 75 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مسرت ظہیر گواہ شد نمبر1۔ راجہ محمد عبداللہ خاں ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر2۔ محمد اسماعیل ولد محمد ابرہیم

مسل نمبر 123008 میں نبیل احمد

ولد نسیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر2 ضلع و ملک Sanghar Paskistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نبیل احمد گواہ شد نمبر1۔ نعیم احمد ولد نسیم احمد گواہ شد نمبر2۔ ذوالفقار علی ولد سردار از خان

مسل نمبر 123009 میں فطین احمد

ولد عبدالمومن قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فطین احمد گواہ شد نمبر1۔ عبدالخالق شاد ولد میاں دین محمد مرحوم گواہ شد نمبر2۔ ڈاکٹر فضل احمد ناصر ولد غلام نبی قمر

مسل نمبر 123010 میں غلام سرور ملہی

ولد محمد علی مرحوم قوم ملہی پیشہ زراعت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 7 Acr پاکستانی روپے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ غلام سرور ملہی گواہ شد نمبر1۔ جمیل احمد پال ولد فیروزالدین پال مرحوم گواہ شد نمبر2۔ رضوان محمد داؤد ولد غلام سرور ملہی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ زنیرہ خالد صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی فضہ خالد بنت مکرم شیخ خالد سہیل صاحب (صاحب جی فیبرکس) نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا دور اول مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 31 دسمبر 2015ء کو بعد نماز عصر خالد منزل دارالرحمت وسطی میں آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالرحمت وسطی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ محترمہ رخشندہ ممتاز صاحبہ کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق عطا ہوئی۔ بچی قدیم خادم سلسلہ محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ کی نسل سے اور مکرم محمد اختر خالد صاحب مقیم تھائی لینڈ کی بڑی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے نیز دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم انور اقبال ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے یحییٰ حنان ثاقب واقف نو نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور بعمر 6 سال مکمل کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 12 فروری 2016ء کو بعد از نماز عصر جامعہ احمدیہ گھانا کی بیت نیر میں تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود کے منظوم حمدیہ کلام کے بعد مکرم عبدالقادر عودہ صاحب عربی ٹیچر نے بچے سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم مبشر احمد اختر صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد سلطان خان صاحب کا نواسہ ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو تقریب آمین کے موقع پر کی گئی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے، حافظ قرآن بننے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآنی علوم و معرفت سے نوازے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب ولد مکرم محمد سائیں بٹ صاحب وصیت نمبر 72364 نے مورخہ 13 دسمبر 2007ء کو پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت ہی سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر ملیحہ احمد ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مامون الملک صاحب ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر رب نواز ملک صاحب ALBANY نیویارک کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6/اپریل 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام دانیال احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ نومولود کے والد حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے نواسے اور مکرمہ نعیمہ درد صاحبہ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ جبکہ نومولود کی والدہ مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب اور مکرمہ خاتم النساء درد صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، خادمِ دین اور نافع الناس بنائے اور دینی اور دنیوی حسنات سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

محترم محمد شریف صاحب کی وفات

مکرم طارق محمود جاوید صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد شریف صاحب ولد مکرم عمر الدین صاحب آف ویرووال مورخہ 25/اپریل 2016ء کو بعمر 85 سال بقضائے الٰہی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پاگئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 26/اپریل 2016ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین مکمل ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم 1955ء میں ربوہ تشریف لے آئے تھے اور لمبا عرصہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کے اس جلیل القدر فرزند کی رفاقت میں ایسی تربیت اور ادب حاصل کیا جو ہمارے سارے خاندان کیلئے خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

1975ء میں آپ امریکہ منتقل ہوگئے مگر مرکز سلسلہ کی یاد نے ہمیشہ دل میں گھر کیئے رکھا۔ آخر کار 2001ء میں مستقل ربوہ واپس آ گئے اور تادم آخر مرکز میں ہی قیام رکھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ نصرت شریف صاحبہ کے علاوہ 6 بیٹے خاکسار، مکرم خالد محمود جاوید صاحب، مکرم ناصر محمود جاوید صاحب، مکرم محمد محمود صاحب، مکرم مظفر محمود صاحب، مکرم طاہر محمود صاحب، 3 بیٹیاں مکرمہ مسرت جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد جاوید صاحب، مکرمہ فرحت پرویز چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم خالد پرویز چیمہ صاحب مرحوم اور مکرمہ راحت شریف صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ اپنی جائیداد اور آمد کے حساب سے چندہ جات کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے چنانچہ بوقت وفات ان کے حسابات مکمل تھے۔

اس موقع پر بہت سے دوستوں نے ہمارے ہاں تشریف لا کر اور فون پر رابطہ کر کے ہم سے تعزیت کی اور غم کے اس موقع پر ہمیں صبر اور حوصلہ دیا۔ تعزیت کے لئے آنے والے دوست ان کی بعض ایسی خوبیوں کا نہایت محبت کے ساتھ تذکرہ کرتے رہے جو ہمارے علم میں بھی نہیں تھیں۔ خاکسار روزنامہ الفضل کے ذریعہ سے تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 5: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

کو بھول رہی ہے آپ لوگوں نے جہاں بھی آپ ہوں اللہ تعالیٰ کی پہچان کروانی ہے۔ مخلوق کو خدا سے ملانا ہے اور وہ اسی وقت ہوگا جب آپ خود اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں۔

میں نے پہلے جہاں اطاعت کی بات کی تھی وہاں ایک اور بات بھی اس میں یاد رکھیں کہ سوائے اس کے کہ شریعت کے خلاف کوئی حکم ہو رہا ہو آپ نے اپنے بالا کی اطاعت کرنی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ جنگ کے لئے یا کسی مقصد کے لئے ایک وفد بھیجا۔ وہاں آگ جلائی گئی تو امیر وفد نے اپنے بعض لوگوں کو کہا کہ اس آگ میں چھلانگ لگاؤ۔ کچھ نے کہا کہ امیر کی اطاعت کرنی ہے اس لئے لگا دو۔ کچھ نے کہا کہ غلط ہے۔ اپنے آپ کو نہیں مارنا۔ خیر بہرحال واپس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم یہ کرتے تو گناہ کرتے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجهاد، باب فی الطاعة حدیث 2625) اس لئے جو ہدایت شریعت کے واضح احکام کے خلاف ہو اس کے علاوہ ہر کام میں اطاعت کرنا ضروری ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر مربی، ہر (-) میدان عمل میں یا جہاں بھی وہ ہے وہ خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے اور آپ لوگوں نے اس کا دست و بازو بن کے رہنا ہے۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھیں کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ لوگوں پر ڈالی جا رہی ہے۔ جوں جوں نبوت کے زمانے سے ہم دُور جا رہے ہیں ہمارے چیلنج بڑھ رہے ہیں۔ ہر کلاس جو نکلتی ہے وہ پہلی کلاس کی نسبت زیادہ چیلنجوں کا سامنا کرنے والی ہے۔ زیادہ چیلنجوں کے ساتھ میدان عمل میں آ رہی ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ ہماری کمزوریاں اگر خود پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں تو یہ زمانے کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے۔ اگر جماعت نے ترقی کرنی ہے اور (-) کرنی ہے، اگر وہ مقاصد پورے کرنے ہیں اور (-) کرنے ہیں جن کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کو، معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت ہوگی اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوگا۔ پس ہر کلاس جو نکلتی ہے اس کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ کے چیلنجز پہلوں سے زیادہ بڑے ہیں۔ ان کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے آپ کو تقویٰ کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرنی ہوگی۔

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اس امانت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ صرف یہ کہہ دینا، نظمیں پڑھ لینا کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے اس سے گزارا نہیں ہوگا۔ دیوانے بننا پڑے گا اور دیوانے ہی ہوتے ہیں جو پھر آگے میدان عمل میں کام کر سکتے ہیں۔ جب آپ نے اس کام کے لئے پیش کر دیا تو پھر آپ کو یہ عہد نبھانے کے لئے، اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار بھی رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ اپنی اس امانت کو اور اس عہد کو ادا کرنے والے ہوں۔ اور میدان عمل میں خدا تعالیٰ آپ کو کامیابیاں دکھائے اور کسی بھی صورت میں آپ جماعت کو اور حضرت مسیح موعود کے نام کو بدنام کرنے والے نہ ہوں بلکہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر روشن کرنے والے ہوں اور ہر ایک انگلی جو آپ پر اٹھے وہ اس اشارے کے ساتھ اٹھے کہ یہ مربیان اور (-) جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھے ہوئے ہیں وہاں علم و عمل میں بھی بہت ترقی یافتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ایسے ہی ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

ھارٹ ٹانک

دل کے اکثر امراض مثلاً دل کا درد بے قاعدہ نبض سانس پھولنا اور دھڑکن کے لئے بفضل خدا مفید دوا

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

قیمت 100 روپے | 0333-6568240

تاریخ عالم 2 مئی

☆ **1898ء** میں آج کے دن قادیان دارالامان میں عیدالاضحیٰ کا دن تھا۔ یہ نماز شہر کے شرقی جانب بڑ کے درخت کے نیچے ادا کی گئی، بعد نماز عید ایک تقریب جلسہ طاعون کے عنوان سے ہوئی جس میں حضرت مسیح موعود نے ایک تقریر فرمائی۔

☆ **1905ء** ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی غلام یٰسین صاحب کی قادیان آمد ہوئی۔

☆ آج ایران میں استاد کا دن منایا جا رہا ہے۔

☆ **1611ء**۔ عیسائیوں کی مقدس کتاب بائبل کا مشہور زمانہ نسخہ ''کنگ جیمز بائبل'' کی پہلی بار لندن میں طباعت کی گئی۔

☆ **1980ء**۔ براعظم ایشیا کا چھوٹا سا ملک نیپال صدیوں سے کوہ ہمالیہ کے سایہ میں آباد ہے۔ اس حسین خطہ کی وجہ شہرت میں گوتم بدھ اور دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ سرفہرست ہیں۔ اس ملک میں طرز حکمرانی وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہے۔ 1768ء میں یہاں بادشاہت آئی، 1980ء میں آج کے دن ریفرنڈم کروایا گیا کہ آئندہ ملک میں کونسا نظام ہونا چاہئے۔ 2008ء میں ملک میں جمہوریت کا زمانہ آ گیا۔

☆ روس کے ایٹمی گھر چرنوبل واقع موجودہ یوکرائن میں 26 اپریل 1986ء کو ایک سانحہ پیش آیا تھا، جسے آج تک کا بدترین ایٹمی حادثہ قرار دیا جاتا ہے۔ آج کے دن لوگوں کو اس بدنصیب قصبہ سے نکالا گیا۔

☆ **1999ء**۔ وسطی امریکہ کے چھوٹے سے ملک پانامہ میں انتخابات کے بعد پہلی دفعہ ایک خاتون کو صدارت کے عہدہ کے لئے چنا گیا۔

☆ **2008ء**۔ برما میں نرگس طوفان نے تباہی مچا دی، اس میں ایک لاکھ اڑتیس ہزار ہلاکتیں ہوئیں اور کئی ملین ڈالرز کی املاک تباہ ہو گئیں۔

☆ **2014ء** میں آج کے دن افغانستان کے علاقہ بدخشان میں مٹی کا تودہ گرنے سے اڑھائی ہزار لوگ آناً فاناً لقمہ اجل بن گئے۔

(مکرم طارق حیات صاحب)

☆............☆............☆

معلوماتی خبریں — ملکی اخبارات میں سے

پھل و سبزیاں قبل از وقت موت سے بچا سکتی ہیں

امریکہ کی نیشنل اکیڈمی برائے سائنسز کی ایک ریسرچ میں واضح کیا گیا ہے کہ انسانی صحت اور زمینی ماحول کو بہتر کرنے کے لئے گوشت کم کھانا چاہئے اور پھل و سبزی کو روزانہ کی خوراک میں زیادہ شامل کرنا نہایت اہم ہے۔ تحقیق کے مطابق اگر خوراک میں گوشت کم کرنے کے ساتھ ساتھ پھلوں اور سبزیوں کا زیادہ استعمال عام ہو جاتا ہے تو 2050ء تک کئی لاکھ انسان قبل از وقت مرنے سے بچ سکیں گے۔

وٹامن سی آنکھوں کا موتیا روکنے میں مددگار

ایک رپورٹ کے مطابق اگر وٹامن سی خوراک کا حصہ بنایا جائے تو موتیا جیسی کیفیت کو ایک تہائی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں موتیا اترنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ صرف امریکہ میں ہی سال 2006ء سے 2008ء کے دوران 29 فیصد عمر رسیدہ افراد موتیا کے شکار ہوئے تھے اور اب یہ اعداد و شمار بڑھ چکے ہیں۔ اس مرض میں آنکھ اور عدسے کے درمیان مائع جمع ہو جاتا ہے اور نظر دھندلی ہونی شروع ہو جاتی ہے لیکن حیرت انگیز امر یہ بھی ہے کہ عام موتیا کے کامیاب اور کم خرچ علاج کے باوجود دنیا بھر میں یہ سہولت عام نہیں اور اب بھی لوگوں میں اندھے پن کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ (اساس 29 مارچ 2016ء)

ہلدی ٹی بی کے علاج میں مؤثر

ماہرین کا کہنا ہے کہ پھیپھڑوں، دماغ، گردوں اور ریڑھ کی ہڈی کو ناکارہ بنا کر ہلاک کرنے والا مرض تپ دق (ٹی بی) کا موثر علاج ہلدی کے استعمال سے ممکن ہے، دنیا میں ٹی بی کا بیکٹیریا ''مائیکو بیکٹیریم ٹیوبرکلوسس'' تیزی سے تبدیل ہو کر اہم ترین دواؤں سے بھی ختم نہیں ہو رہا اور ہر سال پوری دنیا میں 10 سے 15 لاکھ افراد کو ہلاک کر رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق ہلدی کو رنگ دینے والا کیمیکل ہی ٹی بی کے جراثیم کو مؤثر طور پر ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، ہلدی میں پایا جانے والا سرکیومن ایک خاص جزو ہے جو اینٹی آکسیڈنٹس خواص رکھتا ہے اور یہ ٹی بی کے بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (روزنامہ آج یکم اپریل 2016ء)

انناس کے ذائقے والی اسٹرابری

آسٹریلیا نے انناس کے ذائقے جیسی پائن بیری اور چیونگم جیسے ذائقے کی ببل بیری نامی اسٹرابری متعارف کروائی ہے۔ یہ عجیب و غریب ذائقے یونائیٹڈ نرسریز نامی ادارے نے یورپ سے درآمد کئے ہیں۔ ادارے نے ابتدائی طور پر 21 پودے آسٹریلیا برآمد کئے تھے۔ تجربہ کامیاب ہونے کے بعد اب اسے عوامی سطح پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ان تینوں میں سب سے نمایاں پائن بیری ہے جس کا رنگ سفید ہے اور اس کے بیج سرخ رنگ کے ہیں۔ ادارے کا کہنا ہے کہ یہ جینیاتی طور پر تبدیل شدہ نہیں بلکہ اس کے قدرتی ذائقے ہیں۔

(روزنامہ انصاف 2/اپریل 2016ء)

روزانہ سیب کا استعمال عمر میں اضافے کا باعث

ویسٹرن آسٹریلیا یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ اس پھل کو کھاتے ہیں ان کی عمر بڑھنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے دوران 70 سے 85 سال کی عمر کے افراد کے ایک گروپ کا جائزہ پندرہ سال تک لیا گیا اور ان پر مختلف غذاؤں کو روزمرہ میں استعمال کرنے کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ سیب میں فائبر اور فلیونوئڈز پائے جاتے ہیں۔ اور وہ خلیات میں ہونے والی توڑ پھوڑ کی روک تھام کا کام کرتے ہیں یہ اجزاء بیریز، ناشپاتی، اسٹرابری وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں مگر سیبوں میں فلیونوئڈز کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے پہلے طبی تحقیقی رپورٹس میں بتایا جا چکا ہے کہ سیب کے چھلکے میں موجود فلیونوئڈز شریانوں کو کھولتا ہے اور اب یہ بات سامنے آئی کہ اس کو کھانے سے کسی بھی وجہ سے قبل از وقت موت کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ محققین کے خیال میں سیب کھانے سے کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کی سطح کم ہوتی ہے جبکہ کینسر کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے، اسی طرح یہ پھل میگنیشم، پوٹاشیم اور وٹامن سی کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔

(روزنامہ اوصاف 2/اپریل 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 2 مئی

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:51
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	42 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 مئی 2016ء

6:15 am	گلشن وقف نو
8:00 am	خطبہ جمعہ 29۔اپریل 2016ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ 16 جولائی 2012ء
5:35 pm	خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء
11:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ

گھریلو سامان اور گاڑی برائے فروخت
گھریلو سامان اور ٹیوٹا گاڑی برائے فروخت
فون نمبر: 0331-7460286
دارالعلوم غربی صادق 20/5 ربوہ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815 0313-7682815

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکٹر دارالعلوم (ب)

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سمیع سٹیل انڈسٹریز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

FR-10

پیو اور جیو
جاذب پیور واٹر
ایک فون کال پر پانی آپ کی دہلیز پر
جدید امریکن ٹیکنالوجی واٹر فلٹریشن پلانٹ
0334-4247437 0333-6707975
دارالرحمت غربی ربوہ

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلور کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔
طالب دعا: ناصر احمد: 0300-4026760
فیکٹری 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35118096, 042-35114822: